آپا ہندہ

جہانِ نسواں

آزادیٔ نسواں

حیاتِ تازہ کا سب سے بڑا تحفہ تہذیب نو ہے اور تہذیب نو کا انوکھا تحفہ آزادیٔ نسواں۔ کہا جاتا ہے آج کے دور میں عورت آزاد ہے مگر کس سے؟ باپ سے بھائی سے خاوند سے بیٹے سے؟ لیکن ان سے تو عورت قیامت تک آزاد نہیں ہو سکتی اسکا تصور ہی غلط، جھوٹ اور خود فریبی ہے آج کی عورت آزاد ہے برقع سے دوپٹے سے، چادر چار دیواری سے، گھر میں رہنے سے، گھر کا کام کاج کرنے سے، اولاد کی تربیت سے، ہاں آج کی عورت گیمز میں شریک ہے ناچتی ہے گاتی ہے فلم تھیٹر، ڈرامے میں ادھ ننگے جسم سے مختلف پوزوں میں نظر آتی ہے ہاں آج کی عورت نیم عریاں جسم کی نمائش کرتی ہے شو آف بیوٹی بھی کرتی ہے جسے چاہے جب چاہے باتوں باتوں میں موہ لیتی ہے۔ کسی گیدرنگ کا تقاضا کرتی ہے اور اس محفل میں بہت خوش رہتی ہے جہاں اسکے چاہنے والے بہت سے ہوں جہاں اسے گھورنے والی بہت سی آنکھیں ہوں جہاں رقابت و ناشکیائی اور ہولناکی سرِ عام جلوہ گر ہو۔ ہاں آج کی عورت یہ سب کچھ کرتے ہوئے نہ ہچکچاتی ہے نہ شرماتی نہ لجاتی ہے سوچتی ہوں ہم کس قوم اور کس امت سے ہیں جس کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کو نابینا صحابی سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا جسکی بیٹیوں کو زمانہ کی آنکھ نے نہیں دیکھا جس نے صحابہ کرام کی ہزار ہا خواتین کو حکم دیا کہ زمانہ جاہلیت کی زیب و زینت کر کے باہر نکلنا، مردوں سے بے باکانہ انداز سے ملنا جلنا حتیٰ کہ گفتگو کرنا، گانا بجانا ناچنا مخلوط محفلوں میں شریک ہونا اب تمہارے لئے ممنوع ہے۔ یہ کام کفر کا دور ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہوگئے اب یہ احسن کام نہیں یہ کافرانہ رسمیں ہیں جس نبی نے اپنی دختر نیک اختر کو چکی پیسنے پر لگا دیا کام کاج کے لئے عورت مانگی تو سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کا پڑھنا ذمے لگا دیا فرمایا گھر کا کام کاج عورت کی ذمہ داری ہے اولاد کی تربیت عورت کی ذمہ داری ہے عورت گھر کی حاکم ہے اور اس بارے میں عورت سے سخت باز پرس ہوگی یہ کسی تبلیغی وفد کی گفتگو یا فتویٰ نہیں یہ اس ذات ستودہ صفات کا حکم ہے کہ جس کا حکم مانے بغیر عورت عورت نہیں رہتی عورت مسلمان نہیں کہلا سکتی عورت امت محمدیہ ﷺ میں ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی نبی کریم ﷺ کے احکام کے مقابلہ میں کفار و مشرکین کی تہذیب میں سرشار رہنے والی عورت کی بات ہرگز معتبر نہیں یہ تو ایسے ہی ہے جیسے فاطمہ الزہرا کے مقابلہ میں مستحاۃ را ابن رافیل کو کھڑا کر دیا جائے یہودیوں کے سرمائے اور دانش فرنگ پر انحصار کرنے والی بہنیں اپنے گریبان میں جھانکیں کس منہ سے وہ امت رسول ہونیکی دعویدار ہیں انکا کونسا عمل نبی کی اتباع میں

ہے۔ منہ سے اسلام اسلام کہتے رہنا اور کردار کفار و مشرکین جیسا؟ اور کافری کیا ہے ہندو، سکھ عیسائی یہودی پارسی بالمیکی زرتشتی بدھسٹ اور کافر قوموں کی عورتیں جس انداز سے زندگی بسر کرتی ہیں وہ درست کرتی ہیں کہ ان کے لئے کوئی سرچشمہ ہدایت نہیں وہ انکار کر چکی ہیں اپنے اپنے دھرم کا، مگر ہمارے لئے تو نبی کریم ﷺ، عائشہ و فاطمہؓ کا درخشاں اسوہ موجود ہے اور یہ صرف تقریروں، تحریروں کو سجانے کے لئے نہیں عملی زندگی میں اپنانے کے لئے رہے بلا سے تحریر و تقریر نہ سجے لیکن عمل سجے کہ اسی پر نجات موقوف ہے شریعت محمدی عمل سے اشکار ہو۔ شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات

علامہ اقبال کے شعر پر اپنی گفتگو ختم کرتی ہوں۔

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت

(بقیہ از صـ۱۴)

(JAOD: GUIDE TO MODERN WICKEDNESS P.124)

اس مغربی دانشور کی بات بالکل درست اور صحیح ہے۔ یہ ایجادات و اکتشافات جو انسانیت کی بہتری کے لئے تھیں آج انہی سے انسانیت کو تباہ حال کیا جا رہا ہے۔ لیکن بڑی ڈھٹائی سے کہا جا رہا ہے کہ یہ سب کچھ انسانوں کی بہتری کیلئے ہے۔ تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

(بقیہ از صـ۲۶)

۱۴۔ عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتمس النار مسلمارانی اورای من رانی۔ قال طلحة قدرايت جابر اوقال موسیٰ قدرايتنی ونحن نرجوالله ترمذی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جہنم کی آگ اس مسلمان کو نہیں چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا میرے دیکھنے والوں کو دیکھا۔

(بقیہ از صـ۲۹)

لکھتے ہیں کہ جی باغ باغ ہو جاتا ہے۔ میر امن دہلوی کا قصہ چہار درویش اردو نثر کی ماسٹر پیس کتھا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی خیر سے شاعری بھی کرتے تھے۔ دُرِ ثمین نامی ان کا مجموعہ کلام ہے اس میں اپنے بارے میں لکھتے ہیں

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

نہ یہ آدم زاد نہ کرم خاکی، یہ تو محض بشر کی نفرت والی جگہ اور انسانوں کیلئے شرم ہے۔

واہ واہ ملک صاحب جزاک اللہ اس کے بعد ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔